Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

تلیفون: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۶ / ۷۱ | بدھ ۷ شوال ۱۴۰۲ھ ، ۲۸ وفا ۱۳۶۱ ہش ۲۸ جولائی ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۶۸

اخبار احمدیہ

ربوہ : ۲۷ وفا جولائی ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت ضعف، غنودگی طاری رہنے اور کمزوری کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس بابرکت وجود کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے اور آپ کی ذات سے منسلکہ برکات کو حاصل کرنے کی توفیق عطا کرے آمین۔

تربیتی امور میں مبلغین کو ہمیشہ مرکز کی ترجیحات مدنظر رکھنی چاہئیں

مبلغ سپاہی نہیں بلکہ سپہ سالار ہوتا ہے جس کا کام سپاہی تیار کرنا اور تربیت کرنا ہوتا ہے

باہر کی جماعتوں کو ان کے حقوق بتائے جائیں اور انصاف کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑا جائے

باہر جانیوالے اور باہر سے آنے والے مبلغین کے اعزاز میں استقبالیہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب

ربوہ : ۲۳ وفا / جولائی ۔ تحریک جدید کے تحت عید الفطر سے اگلے روز دفاتر تحریک جدید کے لان میں باہر جانے اور آنے والے مبلغین کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں از راہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شمولیت فرمائی ۔ اور اپنے خطاب میں مبلغین کو نہایت قیمتی نصائح سے نوازا۔ حضور نے فرمایا سب سے اہم چیز یہ ہے کہ مبلغ کبھی بھی دعا سے غافل نہ ہو۔ پھر نئی جگہ جاکر جلدی میں فیصلے نہ کرے بلکہ فیصلہ کرنے سے پہلے بار بار سوچے۔ حضور نے فرمایا مبلغ کا منصب سپاہی کا نہیں بلکہ سپہ سالار کا ہے۔ اس لحاظ سے اسے فوج ترتیب دے کر کام لینا چاہیئے مبلغ کو باہر جاکر جماعتوں کو ان کے حقوق بتانے چاہئیں اور وہاں کی جماعتوں میں اپنی ذات کے حوالے سے نہیں بلکہ مرکز کی پالیسی کے

باقی صفحہ پر

حضور ایدہ اللہ سائیکل پر سوار ہو کر تشریف لائے

حضور کو تیزی سے سائیکل چلاتے دیکھ کر احباب میں خوشی کی لہر دوڑ گئی

ربوہ : ۲۳ وفا / جولائی ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج شام چھ بجے باہر جانے والے اور باہر سے آنے والے مبلغین کو دیئے گئے استقبالیے میں شرکت کرنے تشریف لائے تو حاضرین کو یہ دیکھ کر بڑی خوشگوار حیرت ہوئی کہ حضور کار کی بجائے سائیکل پر تشریف لائے۔ حضور کے محافظین اور عملہ کے دیگر تمام افراد بھی سائیکلوں پر آئے۔ حضور نہایت تیزی سے سائیکل چلاتے ہوئے تشریف لائے۔

جب حضور واپس جانے لگے تب حضور کی سیاہ رنگ کی مرسیڈیز کار حضور کی منتظر تھی مگر حضور نے فرمایا کہ میں سائیکل پر جاؤں گا۔ چنانچہ واپسی پر بھی حضور ایدہ اللہ اسی برق رفتاری سے روانہ ہوئے

• حضور ٹھیک چھ بجے تقریب میں پہنچے ابھی منتظمین اور حاضرین نے حضور کا انتظار بھی شروع نہ کیا تھا کہ حضور تشریف لے آئے۔

• حضور نے تشریف فرما ہونے کے بعد مبلغین سے باتیں کیں اور ہر مبلغ کو علیحدہ ہدایات سے نوازا۔

• یہ تقریب جن مبلغین کے اعزاز میں منعقد کی گئی تھی۔ ان میں پاکستان سے باہر جانے والے بیرونی مبلغین اور باہر سے واپس آنے والے چار مبلغین شامل تھے۔ باہر جانے والوں میں سے جو تقریب میں موجود تھے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

مکرم فضل الٰہی صاحب انوری۔ مکرم رشید احمد صاحب چغتائی۔ مکرم عطاء الکریم صاحب شاہد، مکرم میر عبدالرشید تبسم صاحب۔ مکرم علی حیدر اپل صاحب۔ مکرم عزیز الرحمن خالد صاحب، مکرم ہادی علی صاحب اور مکرم مرزا نصیر احمد صاحب۔

ان میں سے جو مبلغین اپنی تیاریوں وغیرہ کے سلسلے میں مرکز میں موجود نہ تھے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ مکرم ملک محمد سلیم صاحب۔ مکرم طارق محمود صاحب مکرم عبدالباسط طارق صاحب۔ مکرم مجید احمد سیالکوٹی صاحب اور مکرم محمد عیسیٰ صاحب۔

پاکستان واپس آنے والے مبلغین میں سے مکرم ظفر احمد سرور صاحب اور مکرم فضل الٰہی بشیر صاحب موجود تھے۔ جبکہ مکرم اقبال احمد نجم صاحب۔ اور مکرم فضل الٰہی عادل صاحب تشریف نہیں رکھتے تھے۔

خصوصی درخواست دعا

مکرم محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب آجکل علاج کی غرض سے انگلستان میں قیام پذیر ہیں۔ موصوف نہایت دعاگو، مشفق اور بابرکت وجود ہیں جن سے ہر خاص و عام فیض یاب ہوتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ محترم صاحبزادہ صاحب کی مکمل شفایابی اور لمبی عمر کے لئے دردِ دل سے خصوصی دعائیں فرمائیں۔

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی)

• محترم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب مینجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین و ناظم احمدیہ بکڈپو ربوہ کے صاحبزادے مکرم شمس الحق صاحب حال فرینکفرٹ مغربی جرمنی کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ فوزیہ کوثر صاحبہ بنت مکرم عبدالسلام اعوان صاحب دارالصدر غربی ربوہ بعوض مبلغ ۱۵ ہزار روپے حق مہر، مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز عصر بتاریخ ۲۵ جولائی ۱۹۸۲ء محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھا اور دعا کرائی۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی از راہ شفقت تشریف فرما تھے اور حضور نے دعاؤں سے بھی نوازا۔ مکرم شمس الحق صاحب یہاں موجود نہیں تھے لہٰذا ان کے والد محترم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب ان کے وکیل تھے جملہ احباب جماعت سے اس رشتہ کے کامیاب

باقی صفحہ پر

خاندان حضرت اقدس میں ولادت کی مبارک تقریب

احباب کو خوشی سے اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب اور محترمہ صاحبزادی امۃ المصور بیگم صاحبہ مقیم امریکہ کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچی پیدا ہوئی ہے۔ الحمد للہ۔ نومولودہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اور محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کی پوتی اور محترم میر داؤد احمد صاحب مرحوم اور صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ کی نواسی ہے۔ نومولودہ کا نام "امۃ المقیت" رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ نومولودہ کو نیک اور صالحہ بنائے۔ صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا کرے اور والدین اور عزیزوں کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین۔

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ

۷ شوال ۱۴۰۲ ھجری

۲۸ وفا ۱۳۶۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقرارِ بیعت اور اس کی دو تاثیریں

اللہ تعالیٰ دنیا میں ہدایت تو اس لئے نازل کرتا ہے کہ لوگ راہِ راست پر آکر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مورد بنائیں لیکن ہوتا یہ ہے کہ بعض بدقسمت لوگ اس ہدایت کو ہی اپنے لئے اور زیادہ گمراہی کا موجب بنا لیتے ہیں۔ جو لوگ اس ہدایت کو قبول کر کے اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر کے فائز المرام قرار پاتے ہیں اور جو بدقسمت لوگ اس ہدایت کو رد کر کے اس کی مخالفت پر کمر بستہ ہوتے ہیں وہ گمراہی میں اور زیادہ بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّ يَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ط وَمَا يُضِلُّ بِهٖ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ٥ (البقرہ آیت :- ۲۷)

ترجمہ :- وہ (یعنی اللہ) بہت (سے لوگوں) کو اس (قرآن) کے ذریعہ سے گمراہ قرار دیتا ہے اور بہت (سے لوگوں) کو اس (قرآن) کے ذریعہ سے ہدایت دیتا ہے اور وہ اس کے ذریعہ سے نافرمانوں کے سوا کسی کو گمراہ قرار نہیں دیتا۔

ہدایت کا انکار کرنے اور پہلے سے بھی زیادہ گمراہ ہو جانے والوں کو اللہ تعالیٰ نے فاسق یعنی نافرمان قرار دیا ہے اور فاسقین کی اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں یہ نشانی بتائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے باندھے ہوئے عہد کو توڑ دیتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ٥ (البقرہ آیت : ۲۸)

ترجمہ :- (یعنی ہدایت کا انکار کرنے کی بناء پر گمراہ قرار دئے جانیوالے فاسقین ہوتے ہیں) جو اللہ کے عہد کو اس کے پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اس تعلق کو جسے ملانے کا اللہ نے حکم دیا ہے کاٹتے ہیں اور زمین میں فساد کرتے ہیں وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

جو لوگ آسمانی ہدایت کو رد کر کے اور زیادہ گمراہی میں جا پڑتے ہیں وہ ان معنوں میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو توڑنے والے قرار پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کی نسل سے ابتدا ہی میں یہ عہد لیا تھا کہ جب بھی اس کی طرف سے ہدایت نازل ہو تو ان کا یہ فرض ہوگا کہ وہ اسے قبول کر کے اس کی پیروی کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس عہد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ٥ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ٥

(البقرہ آیات ۳۹، ۴۰)

ترجمہ :- (اور یاد رکھو کہ) جب کبھی تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو لوگ میری ہدایت کی پیروی کریں گے انہیں نہ تو کوئی (آئندہ کا) خوف ہوگا اور نہ وہ (سابق کوتاہی پر) غمگین ہوں گے۔ اور جو (لوگ) کفر کریں گے اور ہماری آیات کو جھٹلائیں گے وہ (ضرور) دوزخ (میں پڑنے) والے ہیں وہ اس میں رہتے چلے جائیں گے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہدایت کو تو لوگوں کی بھلائی کے لئے نازل کرتا ہے لیکن بعض لوگ بدعہدی کر کے اس ہدایت کو رد کر دیتے ہیں اور اس ہدایت کو اپنے لئے مزید گمراہی کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہدایت رد کرنے والے کافروں کے لئے ہی مزید گمراہی کا ذریعہ نہیں بنتی بلکہ خود اس ہدایت پر ایمان لانیوالوں کے لئے بھی ہدایت کو قبول کرنے کے بعد بیک وقت ثواب اور عذاب کی دو راہیں کھولنے کا موجب بنتی ہے۔ اگر وہ بیعت کے عہد کو نبھانے میں کامیاب رہتے ہیں تو وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بے انداز اجر اور ثواب کے مستحق قرار پاتے ہیں۔ برخلاف اس کے اگر وہ بیعت کے عہد کو نہیں نبھاتے اور اسے توڑنے کے مرتکب ہوتے ہیں تو پھر وہ اپنی بدعہدی کی وجہ سے عذاب کو دعوت دینے والے قرار پاتے ہیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو آپ پر) نے فرمایا ہے کہ جو شخص بھی بیعت کرتا ہے وہ بیک وقت اپنے لئے ثواب اور عذاب کی بنیاد رکھ رہا ہوتا ہے۔ اگر وہ عہدِ بیعت کو نبھاتا ہے تو ثواب کا مستحق ٹھہرتا ہے لیکن اگر عہدِ بیعت کو پسِ پشت ڈال کر اس سے لاپرواہ ہو جاتا ہے تو پھر وہ عذاب کو دعوت دینے والا قرار پاتا ہے۔ چنانچہ جب ۴ اپریل ۱۹۰۳ کو بہت سے احباب نے سیدنا حضرت اقدس کے دستِ مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی تو آپ نے یہ امر خاص طور پر ان کے ذہن نشین کرایا کہ انہوں نے اس وقت جو عہد کیا ہے اس کے ذریعہ انہوں نے یا تو رحمت کی بنیاد رکھی ہے یا عذاب کی۔ اگر وہ اس عہد کو نبھائیں گے تو رحمت کے مورد بنتے چلے جائیں گے برخلاف اس کے اگر انہوں نے اس عہد کو توڑا تو پھر وہ خود اپنے آپ کو عذاب کا مستحق بنانے والے ٹھہریں گے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"اس وقت تم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے بیعت کا اقرار کیا ہے اور تمام گناہوں سے توبہ کی ہے اور خدا تعالیٰ سے اقرار کیا ہے کہ کسی قسم کا گناہ نہ کریں گے۔ اس اقرار کی دو تاثیریں ہوتی ہیں۔ اقرارِ بیعت یا تو رحمت ہے یا باعثِ عذاب یا تو اس کے ذریعہ انسان خدا تعالیٰ کے بڑے فضل کا وارث ہو جاتا ہے کہ اگر اس پر قائم رہے تو اس سے خدا تعالیٰ راضی ہو جائے گا اور وعدہ کے موافق رحمت نازل کرے گا اور یا اس کے ذریعہ سے سخت مجرم بنے گا۔ کیونکہ اگر اقرار کو توڑے گا تو گویا اس نے خدا تعالیٰ کی توہین کی۔ جس طرح سے ایک انسان سے اقرار کیا جاتا ہے اور اسے بجا نہ لایا جاوے تو توڑنے والا مجرم ہوتا ہے ایسے ہی خدا تعالیٰ کے سامنے گناہ نہ کرنے کا اقرار کر کے پھر توڑنا خدا تعالیٰ کے روبرو سخت مجرم بنا دیتا ہے۔ آج کے اقرار اور بیعت سے یا تو رحمت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی اور یا عذاب کی ترقی کی۔ اگر تم نے تمام باتوں میں خدا تعالیٰ کی رضامندی کو مقدم رکھا اور مدتِ دراز کی تمام عادتوں کو بدل دیا تو یاد رکھو کہ بڑے ثواب کے مستحق ہو۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۷۸، ۲۷۹)

الغرض جہاں بیعت کے اقرار کی توفیق ملنا ایک بہت بڑی سعادت ہے کیونکہ یہ اقرار خود اپنی ذات میں بہت انقلاب انگیز تاثیرات کا حامل ہوتا ہے، لیکن یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ یہ انقلاب انگیز تاثیرات اس وقت ہی ظاہر ہوتی ہیں جب انسان پورے عزم و تعہد اور کمال اخلاص اور وفاداری سے عہدِ بیعت کو نبھائے اور مسلسل نبھاتا چلا جائے۔ بصورتِ دیگر انقلاب انگیز تاثیرات کا رونما ہونا تو کجا انسان الٹا خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مجرم بن جاتا ہے اور اپنے آپ کو عذاب کا مستحق بنا لیتا ہے۔ تمام تر سعادتیں اور افضال و انعامات بیعت کے اقرار کو کمال مستعدی اور جذبہ و جوش کے ساتھ نبھانے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ انسان کمال عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا بھی کرتا رہے کہ وہ اس اقرار کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے اور بدعہدی کے عذاب سے محفوظ رکھتے ہوئے سدا ہی اپنے فضلوں اور رحمتوں کا مورد بنائے۔ آمین۔

مربیان سلسلہ کیلئے ماہنامہ تحریکِ جدید

اگر آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مربی ہیں اور ماہنامہ تحریکِ جدید آپ کو نہیں مل رہا تو آپ ہمیں اطلاع دیں۔ ہم ایک نئی سکیم کے ماتحت آپ کو پرچہ مہیا کر دیا کریں گے اس طرح اگر آپ کے کوئی دوست انگریزی زبان میں سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کرنا چاہیں تو ان سے پوچھ کر ہمیں آپ ان کا پتہ بھجوائیں ہم ماہنامہ تحریکِ جدید بھی انہیں ارسال کر دیا کریں گے اور انگریزی زبان میں کتب بھی مہیا کر دیں گے۔

(وکیل التصنیف تحریکِ جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ خدا تعالیٰ کا لگایا ہوا پودا ہے

بعنوان بالا ہمارے تنزانین احمدی بھائی مکرم رشید ابکاری کا ظیما کا ہے جو نومبر ۱۹۸۱ء کے سواحیلی اخبار MAPENZI YA MUNGU (خدا کی محبت) میں شائع ہوا ہے۔ اور محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج انگلستان کی خواہش پر اس کا ترجمہ افادۂ عام کی خاطر قارئین الفضل کی خدمت میں پیش ہے

عبدالوہاب احمد
(مبلغ اسلام موروگورو تنزانیہ مشرقی افریقہ)

میرا نام رشید ابکاری کا ظیما ہے۔ اس وقت میری عمر ساٹھ سال ہے ۱۹۳۷ء میں جب میں ٹبورا سکول میں تعلیم حاصل کرتا تھا احمدیت سے واقفیت پیدا ہوئی۔ میں ہر منگل اور جمعرات کو سکول میں رکھے گئے دین کے پیریڈ میں جو شیخ مبارک احمد صاحب لیا کرتے تھے باقاعدگی سے حاضر ہوا کرتا تھا۔ اور کبھی ان (شیخ صاحب) کے اوسگارا روڈ پر واقع گھر (مشن ہاؤس) میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے آجایا کرتا تھا۔ میں اس وقت ابھی جماعت احمدیہ میں تو داخل نہیں ہوا تھا لیکن جو دینی تعلیم یہاں سیکھتا تھا وہ اگرچہ گھر میں سننے اور سیکھنے والی تعلیم سے بالکل مختلف تھی مگر عقل کے مطابق ہونیکی وجہ سے مجھے بہت پسند تھی۔

۱۹۴۲ء میں جب میں تعلیم مکمل کر کے MPWAPWA میں ملازم ہو کر گیا تو وہاں احمدیت کے عقائد بیان کرتے رہنے کی وجہ سے میں احمدی (قادیانی) مشہور ہو گیا اور جب کبھی چھٹی پر گھر جاتا تو گھر والے بھی مجھے اسی نام سے پکارتے

زہے قسمت کہ میں ۱۹۶۰ء میں MPWAPWA سے تبدیل ہو کر ٹبورا آگیا اور یہاں آتے ہی باقاعدہ طور پر جماعت میں شامل ہو کر مکمل احمدی بن گیا۔

شہر کے لوگوں نے مختلف طریق سے مشکلات کھڑی کیں مگر یہ مشکلات نہ تو مجھے ہراساں کر سکیں اور نہ ہی اس سے میرے اعمال پر کوئی کوئی اثر پڑا۔ یہ باتیں میرے لئے بے طاقت الفاظ ہی نہیں بلکہ فضول ثابت ہوئیں جن میں کسی کے لئے بھی کوئی کشش نہ تھی۔

میری خوش نصیبی تھی بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی خاص مدد اور اس کی مشیت تھی کہ والدین کی طرف سے مجھے کسی قسم کی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ میرے والد بڑے عادل اور حق پسند تھے اور بڑے سے بڑے آدمی کے سامنے اس کے عہدہ کی پرواہ کئے بغیر حق بات کہنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے تھے اور ان کی یہ عادت مجھے مشکل میں پڑنے سے بچانے کے لئے بڑی مفید ثابت ہوئی۔ اگرچہ لوگوں نے ان کو میرے خلاف بڑا اکسایا حتیٰ کہ مجمع میں بھی کہا گیا کہ مجھے "قادیانی" ہونے سے روکا جائے۔ مگر انہوں نے اس طعن و تشنیع اور انگیخت کی کچھ بھی پرواہ نہ کی

جماعت احمدیہ کی تعلیم مجھے اس لئے پسند اور اچھی لگتی تھی کہ عقل اسے قبول کرتی تھی اگر یہ سچ ہے کہ مذہب خدا کی طرف سے لوگوں کی راہنمائی کے لئے آتا ہے تو ضروری ہے کہ جو فراست اللہ تعالیٰ نے انسان کو دی ہے اس سے مطابقت رکھتا ہو۔ اگر مذہب کی تعلیم انسانی عقل و فراست کے خلاف ہو تو وہ مذہب یقیناً خدا کی طرف سے نہیں ہوگا بلکہ انسانی خیالات کی ایجاد ہوگی۔ یہ حقیقت ہے کہ مذہب بعض باتوں کے کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور بعض سے روکتا ہے لیکن جب ہم ان اوامر و نواہی کو تحقیق کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں تو اس میں بہت بڑی حکمت پنہاں نظر آتی ہے جسے عقل قبول کرتی اور دل مطمئن ہو جاتا ہے اس لئے ان اوامر و نواہی کو جس زاویۂ نگاہ سے بھی لیں گے برخلاف اس مذہب کی تعلیم کے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں بلکہ لوگوں کے خیالات کی ایجاد ہے اسے عقل پر پورا پائیں گے۔

جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کا لگایا ہوا پودا ہے اور اس کی صداقت مختلف طریق سے ایک ثابت شدہ امر ہے۔ بانی جماعت احمدیہ حضرت میرزا غلام احمد (آپ پر سلامتی ہو) کو مختلف النوع مصائب و آلام اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا مگر اللہ تعالیٰ نے ان مہیب خطرات اور مشکلات میں آپ کی حفاظت کر کے آپ کے تمام دعاوی کو سچا کر دکھایا ہے جھوٹا نبی ہلاک کیا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ تنگی اور مشکلات کے باوجود ہر جگہ ترقی کرتی اور پھیلتی جا رہی ہے لیکن کشائش کے دن بھی قریب ہیں۔ جماعت احمدیہ نے دین اسلام کی سچی اور پاک تعلیم کو جسے عقل قبول کرتی ہے زندہ کر دکھایا ہے۔ ہزاروں لوگ اس تعلیم کو قبول کرتے اور جماعت میں داخل ہوتے جا رہے ہیں اور بہت سارے ایسے بھی ہیں جو احمدی تو نہیں لیکن جماعت کی تعلیم کو اپنا رہے ہیں اور یہ وہی مثال ہے جو اوائل اسلام میں پائی جاتی ہے۔ اسلام کی اعلیٰ اور عمدہ تعلیم ملنے کے بعد جنہوں نے اسے قبول کیا اور اسلام میں داخل ہوئے وہ اتنے بلند مقام پر فائز ہو گئے کہ دوسروں کے لئے چراغِ راہ بن گئے یہاں تک کہ جو پیچھے رہ گئے تھے انہوں نے کہا کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے (الحجر ع)

میرے احمدی بھائیو! آپ ان کلمات میں جماعت احمدیہ کی صداقت اور اسلام کی سچی اور اصل تصویر پائیں گے۔ ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم ہر حال میں، موت و حیات، حال و مآل اور دن اور رات اسلام کی سچی اور عمدہ تعلیم کو ملک میں اور ملک سے باہر قائم کرنے اور پھیلانے کے لئے مضبوطی سے کھڑے ہوں تا امن اور سلامتی کے لئے پُرسکون ماحول پیدا ہو۔ میری ذاتی خواہش اور دلی خوشی یہ ہے کہ تمام اہالیانِ تنزانیہ بغیر کسی امتیاز، دین، رنگ و نسل اور قبیلہ سب اللہ کی مخلوق ہیں اور سب ہی اس بات کے مستحق ہیں کہ وہ اس عزت اور رحمت کو جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں قائم کی گئی اور جسے آپ کے امتی اور مطیع کامل سیدنا احمد..... نے تازہ زندگی بخشی حاصل کریں۔

ہمارے لئے ضروری ہے کہ اس مقصد یعنی اسلام کی عمدہ تعلیم کو پھیلانے اور کامیابی کو جلد تر لانے کے لئے درج ذیل امور ذہن میں مستحضر رکھیں اور ان کی تکمیل کے لئے بدل و جان کوشاں رہیں۔

ہم پر واجب ہے کہ ہم ہر حالت میں جماعت احمدیہ کی عزت اور وقار کی حفاظت کے لئے ثبات قدمی سے کھڑے ہوں اور کوئی عمل بھی ایسا بجا نہ لائیں جو کسی بھی عیب یا ذلت پر ہو جماعت احمدیہ خدا کی نگاہ میں بڑی پیاری اور مقدس ہے ہمیں کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہیئے جو جماعتی وقار اور لوگوں کی نظروں میں قابل نفرت ہو خواہ وہ بات ہماری نظروں میں بظاہر کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو۔

جماعت احمدیہ کے نقطۂ نگاہ کے مطابق خدا تعالیٰ کے ہر حکم کو عملی جامہ پہنانا ضروری ہے خلافت سے وابستگی اور اس کی پیروی کا بھی ہمیں قرآنی حکم دیا گیا ہے (النور ع) اس لئے نظام خلافت پر اعتراض یا اسکے مقام میں کمی کرنا خدا تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔ جماعت بلکہ تمام مسلمانوں کی کامیابی کا انحصار خلافت پر ہے اور ہم علیٰ وجہ البصیرت جانتے ہیں کہ خلافت کے بغیر دنیا اور آخرت میں کسی قسم کی کوئی کامیابی ممکن نہیں

پہلی صدی میں خلافت کے ختم ہوتے ہی مسلمانوں پر زوال آنا شروع ہوا، اور آہستہ آہستہ صدی کے بعد صدی گرتے ہی چلے گئے یہاں تک کہ تیرہویں صدی میں بالکل ہی بے حقیقت شے ہو گئے جس کی کوئی بھی قیمت نہ ہو۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ چودہویں صدی کے آغاز میں حضرت احمد ..... کے ذریعہ از سرِ نو قائم ہونے والی خلافت کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں اور کسی بھی امر کو اس میں راہ نہ پانے دیں!

اسلام کسی خاص حصہ دنیا اور گلی کوچہ سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ عالمگیر مذہب ہے اس لئے اس کی راہ نمائی اور ہدایت کیلئے دنیا کے کسی بھی حصہ میں راہ نما و ہادی پیدا ہو سکتے ہیں ہمارا کام ان کے ارشادات اور ہدایات کی پیروی کرنا ہے ہمیں اس بات سے دھوکہ میں نہیں آنا چاہیئے کہ فلاں جگہ کی جماعت احمدیہ کا راہنما اسی جگہ کا ہو مثلاً یہ کہ افریقہ میں افریقن اور انگلستان میں وہاں کا ہی باشندہ انگریز راہنما ہو۔ ایسا خیال دینِ اسلام میں درست نہیں جو بھی راہنما ہو خواہ وہ افریقن ہو انگریز ہو یا چینی ہو، ہمارا کام اس کی اطاعت اور اس کے تمام احکامات و ہدایات پر جو قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہوں عمل کرنا ہے۔ کیونکہ یہی مقتضائے خلافت ہے خلافت پر اعتراض بلکہ اس قسم کے خیالات رکھنا بھی نظام خلافت کو حقیر اور خفیف جاننا ہے

اسی طرح سرکاری حکام کی بھی جب تک وہ ہمارے دین میں مداخلت نہیں کرتے اور ہمیں اپنی شریعت اور اس کی تعلیم کے خلاف پر مجبور نہیں کرتے، پیروی کرنی چاہیے

اہلِ وطن اور تمام مسلمانوں کے فائدے کی خاطر جماعت کے تمام کاموں کی تکمیل کیلئے مالی قربانی کی ازحد ضرورت ہے۔ اس سے مبلغین اسلام کے گزارہ اور دینی کتب جن کی اس وقت بہت مانگ کی ضرورت کے مطابق اشاعت کے اخراجات پورے کئے جاتے ہیں۔

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم جماعتی فرائض کی ادائیگی اور ثمرات حسنہ کے حصول کے لئے کبھی بھی سست اور کاہل نہ ہوں، جب بھی جماعت کا کوئی کام سپرد ہو اس کام کی تکمیل کیلئے ہمیں چاہیئے کہ معرفت، جد و جہد و جانفشانی اور پوری دیانتداری کا ثبوت دیں اور مایوسی کو اپنے قریب بھی نہ پھٹکنے دیں۔ کیونکہ اسلام میں مایوسی اور مایوس دل کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اگر کوئی مشکل امر جس میں بنی نوع انسان کا فائدہ ہو اور جو بظاہر ناممکن نظر آتا ہو آن پڑے تو ہمیں چاہیئے کہ کوشش جاری رکھیں خدا تعالیٰ کی مدد و نصرت ایسی جگہ سے آئے گی کہ جہاں سے ہم وگمان بھی نہیں ہو سکتا۔ ہمیں یہ یقین رکھنا چاہیئے کہ کام تو خود اللہ تعالیٰ کرتا ہے ہم تو اس کی مخلوق اور اس کے ہاتھ میں بطور آلۂ کار کے ہیں اس

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگاں

قسط دوم آخر

پیارے ابّا جان۔ چوہدری فضل احمد صاحب پی۔ای۔ایس (ریٹائرڈ) مرحوم

(مکرم چوہدری لئیق احمد صاحب چیف انجینئر نائیجیریا حال انگلستان)

ابا جان نے وفات کے وقت تین لڑکوں اور ۴ لڑکیوں کے علاوہ کم و بیش پچاس پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں پڑپوتے پڑپوتیاں پڑنواسے پڑنواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے نواسے میں سے ایک ونگ کمانڈر ہیں۔ ایک نائیجیریا میں ایجوکیشن افسر اور ایک انگلینڈ میں پی۔ ایچ ڈی میں زیر تعلیم ہیں۔ ابا جان اپنے تمام بیٹوں اور بیٹیوں سے برابر محبت کرتے تھے۔ اور اسی وجہ سے ہم سب کے دل میں ابا جان کے لیے ایک ہی جیسی تڑپ تھی

خاکسار نے اس خیال سے کہ کہیں شادی کے بعد والدین کی خدمت جیسے نیک کام سے محروم نہ ہو جاؤں دعا کی کہ خدایا میری شادی میں کچھ دیر کر دے تاکہ جس قدر ہو سکے میں اپنے والدین کی خدمت کر سکوں چنانچہ شادی میں کچھ دیر بھی ہو گئی اور خدا تعالیٰ نے مجھے دل کھول کر خدمت کرنے کی توفیق بھی دی جب ۱۹۷۳ء میں میری شادی ہوئی تو میں نے پھر دعا کی کہ خدایا میں اس بات سے ڈرتا تھا۔ کہ شادی میرے والدین کی خدمت میں خلل انداز نہ ہو تو اپنے فضل سے ایسے سامان کر کہ میری بیوی بھی خدمت میں برابر کا حصہ لے خدا تعالیٰ نے میری یہ دعا بھی سن لی۔ چنانچہ میری بیوی نے ابا جان اور اماں جان کے پاس رہ کر خدمت کی اور ایک دفعہ بھی خدمت کو مجروح نہیں کیا۔

بینائی پر اثر

اپریل ۱۹۷۸ء میں جب میرے بیوی بچے پاکستان میں ہی تھے ابا جان پر فالج کا حملہ ہوا۔ انہی دنوں میں میری بیوی کو نائیجیریا واپس آنا تھا مقررہ تاریخ سے ایک روز قبل لاہور فون کرنے پر معلوم ہوا کہ ابا جان بیمار ہوئے ہیں۔ اس لیے نگہت نے خود ہی اپنی ریزولیشن منسوخ کرا دی ہے۔ ایک طرف تو مجھے تسلی ہوئی کہ میری بیوی وہیں ہے۔ دوسری فکر یہ ہوئی کہ کہیں ابا جان زیادہ ہی بیمار نہ ہوں۔ چند دنوں بعد نگہت کا تسلی کا خط آیا۔ مگر میں نے محسوس کیا کہ ابا جان مجھے کیوں خط نہیں لکھ رہے۔ میں نے نگہت کو خط لکھا کہ "ابا جان سے پوچھو کہ کیا وہ مجھ سے ناراض ہیں۔ جو مجھے خط نہیں لکھ رہے۔ میرا خط سن کر ابا جان رونے لگ گئے اور کہنے لگے کہ اسے کیا پتہ ہے کہ میری نظر متاثر ہو گئی ہے اور میں خود خط نہیں لکھ سکتا اس کے بعد سے ہم ابا جان کی موتیوں جیسی تحریر سے محروم ہو گئے۔

بعض دلچسپ واقعات

(۱) اپنے گاؤں گکرالی میں بچپن میں ایک دن ابا جان اپنی گھوڑی پر سیر کے لیے نکلے۔ تھوڑی دیر کے لیے گھوڑی کو ایک جگہ کھڑا کر کے ادھر اُدھر ہو گئے واپس آئے تو گھوڑی غائب تھی حیران پریشان ہو کر پشیمانی کی حالت میں مسجد میں گر گئے اور دعا کی کہ گھوڑی مل جائے شام کو جب گھر آئے تو دادا جان نے پوچھا کہ پریشان کیوں ہو۔ ابا جان نے کہا کہ گھوڑی گم گئی ہے دادا جان نے فرمایا کہ کسی نے تمہیں مسجد میں پڑے ہوئے دعا کرتے ہوئے دیکھا ہے خدا تعالیٰ نے تمہاری دعا سن لی ہے اور گھوڑی آ گئی ہے۔

ایک شرارت پسند آدمی کی ناکامی

۱۹۷۹ء میں ابا جان ضلع میانوالی میں تھے۔ احمدی ہونے کی وجہ سے ایک شرارت پسند نوجوان نے ابا جان کی بے عزتی کرنے کا منصوبہ بنایا۔ چونکہ اُسے ابا جان کی روزمرہ کی نقل و حرکت کا اچھی طرح علم تھا اس لیے وہ ایک خاص موڑ پر چھپ کر بیٹھ گیا۔ جونہی ابا جان نزدیک آئے تو وہ باہر نکلا۔ اور ابا جان کی طرف بڑھا مگر جب قریب آیا تو ابا جان کے قدموں میں گر گیا ابا جان نے اسے پیار سے اٹھایا اور پوچھا بیٹا کیا بات ہے۔ وہ نوجوان اٹھ کر کانپنے لگا اور کہا "آیا تو کسی اور نیت سے تھا۔ مگر آپ کو دیکھ کر میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ مجھے معاف کر دیں" ابا جان نے کہا کوئی بات نہیں"۔ اس کے بعد وہ شخص سیدھا سکھانے والے شریر آدمی کے پاس گیا اور بجائے ابا جان کی بے عزتی کرنے کے اُس کی بے عزتی کی۔

مسجد کی چابی

ابا جان کو اپنے محلے کی مسجد راجیکی جو کہ جامعہ گھر واقع دارالرحمت شرقی کے بالکل بالمقابل ہے اکاسے خاص محبت تھی۔ جب مسجد تعمیر نہیں ہوئی تھی تو ہمارے گھر کے باہر والے برآمدے میں نماز ہوتی تھی۔ اس کے بعد کچی مسجد بنی۔ پھر پکی ہوئی تو تمام تعمیر اپنی زیر نگرانی کروائی۔ مسجد کی دو چابیاں تھیں۔ ایک ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کے پاس اور دوسری ابا جان کے پاس ڈاکٹر صاحب کی چابی ایک دفعہ گم ہو گئی وہ دوسری چابی ابا جان سے لینے آئے تو فرمانے لگے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں بھی چابی دے کر اپنی زندگی ہی میں مسجد سے تعلق توڑ دوں۔

بیوہ عورتوں کے لیے منی آرڈر

وفات سے قریباً پونے دو سال قبل سے ابا جان کی نظر صحیح طور پر کام نہیں کر رہی تھی۔ اس لیے مجبوراً دوسروں سے خطوط لکھواتے تھے۔ محلہ کے ایک مخلص دوست کا کہنا ہے کہ بعض اوقات کسی کو مسجد میں بلاتے اور PUSH CHAIR پر بیٹھے بیٹھے منی آرڈر فارم دیتے۔ سو روپیہ کا منی آرڈر کبھی کسی بیوہ عورت کے کبھی کسی ضرورت مند کے نام بھجواتے۔ جس کا علم صرف انہیں کو تھا۔

پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی ملاقات

پچھلے دنوں جب پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کو نوبل پرائز ملا تو میں نے اُن کو مبارک باد کا تار بھیجا اور ساتھ ہی لکھا کہ چونکہ اب ابا جان کی نظر کمزور ہو چکی ہے اور وہ خود نہیں لکھ سکتے۔ اس لیے ان کی طرف سے بھی مبارک باد دے رہا ہوں۔ پروفیسر سلام صاحب کا ٹائپ شدہ جواب آیا مگر اس کے نیچے انہوں نے خود اپنے ہاتھ سے لکھا۔

ترجمہ: میں انشاء اللہ دسمبر میں ربوہ آ کر چوہدری صاحب سے ملوں گا۔

" چنانچہ محترم موصوف خود ابا جان کو ملنے آئے اور اور ابا جان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کافی دیر ان کے پاس بیٹھے رہے۔ ابا جان نے مبارکباد دی تو فرمانے لگے کہ یہ پھل ابا جان اور آپ ہی کی دعاؤں کا نتیجہ ہے "

مسجد تک سڑک کی تعمیر

ابا جان کے گھر واقعہ دارالرحمت شرقی بالمقابل مسجد راجیکی کے سامنے کی سڑک کچی تھی اور جب کبھی بارش ہوتی تو کیچڑ ہو جاتا جس کی وجہ سے انہیں وہیل چیئر پر مسجد نماز پڑھانے کے لیے جانا مشکل ہو جاتا۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل یہ سڑک بننی شروع ہو گئی تو فرمانے لگے۔ اب تو کیچڑ کا بہانہ نہ ہو گا۔ اب تو آرام سے مسجد میں نماز کیلئے لے جایا جا سکے گا۔

آخری لمحات

۲۸ فروری ۱۹۸۰ء بروز سوموار ابا جان نے میری بڑی بھابی سے صبح ۱۰ بجے کے قریب کہا کہ سورۃ یٰسٓ پڑھو انہوں نے بار بار سورۃ یٰسٓ پڑھی۔ دن کو بالکل نارمل رہے۔ شام کو میری بھتیجی ساجدہ سے نظمیں سنتے رہے کافی نظمیں سنانے کے بعد ساجدہ نے کہا ابا جی "میں تو اب تھک گئی ہوں"۔ ابا جان نے کہا "میں تو نہیں تھکا" شام کو نارمل کھانا کھایا دس بجے کے قریب حمید کو بلایا اور فرمانے لگے کہ میری طبیعت خراب ہے۔ حمید نے کہا ابا جی آپ ٹھیک ہو جائیں گے۔ کل کوئی دوائی لے آؤں گا۔ ابا جان کہنے لگے "میری طبیعت کچھ زیادہ ہی خراب ہے تھوڑی دیر گزری تھی کہ بھابی کو ابا جان کے لمبے سانس کی آواز آئی انہوں نے حمید کو بلایا اس وقت تک جسم بے حرکت ہو چکا تھا۔ حمید نے جلدی سے مصنوعی سانس دلانے کی کوشش کی۔ ابا جان نے دو سانس لیے بھی مگر ان ہی سانسوں کے ساتھ اپنے مولا سے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون حمید نے ڈاکٹر صاحب کو فون کیا۔ ڈاکٹر صاحب فوراً ہی آ گئے۔ انہوں نے دیکھ ابا جان کے جا چکنے کی تصدیق کر دی۔

نورانی چہرہ

جب سے ابا جان کی نظر متاثر ہوئی تھی ان کی بائیں آنکھ اچھی طرح بند نہیں ہوتی تھی اس کے متعلق بریگیڈیر ریٹائرڈ ڈاکٹر مبشر احمد صاحب نے فرمایا کہ کمزوری کی وجہ سے آنکھ کی حرکت نارمل نہیں جس کی وجہ سے آنکھ اچھی طرح بند نہیں ہوتی۔ مگر جب آپ کی وفات ہوئی تو دونوں آنکھیں خود بخود بند ہو گئیں اور چہرہ جیسا کہ بتایا جاتا ہے سُرخ اور نورانی تھا۔

خواب

(۱) جس رات ابا جان وفات پا گئے اُسی رات ابا جان کے ایک عزیز دوست مکرم ذکریا صاحب نے خواب میں دیکھا کہ ابا جان ایک نہایت ہی خوبصورت سفید تخت کے اوپر بیٹھے ہوئے ہیں چہرہ سُرخ اور نورانی ہے بہت سے احمدی اور غیر احمدی نیچے زمین پر بیٹھے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کالی اچکن سفید شلوار اور سفید پگڑی میں ملبوس ان سے ابا جان کا تعارف کراتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ چوہدری صاحب آج شب معراج کے لیے جا رہے ہیں۔ اس کے بعد لوگوں نے باری باری ابا جان سے مصافحہ کرنا شروع کر دیا۔ جب محمد ذکریا صاحب کی باری آئی تو تخت اونچا ہونے کی وجہ سے ذکریا صاحب کی پیشانی ابا جان کے گھٹنوں کے برابر پہنچ سکی اس لیے جب ابا جان نے انہیں اپنے بازوؤں میں لے لیا تو ذکریا صاحب نے اپنی پیشانی ابا جان کے گھٹنوں پر رکھ دی۔ ابا جان کافی دیر تک ذکریا صاحب سے ملتے رہے حتیٰ کہ لوگ کہنے لگے یہ کون صاحب ہیں۔ جو اتنی دیر چوہدری صاحب سے مل رہے ہیں اس کے بعد ایک اور صاحب جن کا نام خالد ہے اپنی بیٹی منزہ کو اپنے بائیں بازو میں اٹھائے ہوئے ابا جان سے دائیں ہاتھ سے مصافحہ کرتے ہیں۔ اس نظارہ کے تھوڑی دیر بعد ذکریا صاحب کی آنکھ کھل گئی۔ ذکریا صاحب صبح ۷ بجے کے قریب اپنی بہن کو یہ خواب سنا ہی رہے تھے کہ باہر دستک ہوئی اور خبر ملی کہ چوہدری صاحب رات کو رحلت فرما گئے

آخر وقت تک کسی پر بوجھ نہ بنے

ابا جان کی معقول پنشن تھی۔ اس کے علاوہ:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرا اور اباجان کا مشترکہ اکاؤنٹ تھا۔ اباجان اکثر اس اکاؤنٹ میں زائد پیسے نہیں رکھتے تھے جب بھی ضرورت ہوتی تو پیسے نکلوانے سے قبل پتہ کر لیتے کہ کتنے پیسے رہ گئے ہیں وفات سے قریباً ایک ماہ قبل بجائے بنک سے پتہ کروانے کے بنک والوں نے خود ہی اباجان کو دو تین دفعہ پیغام بھجوایا کہ آپ کے اکاؤنٹ میں پیسے ہیں نکلوالیں اباجان نے فرمایا۔ جب ضرورت ہوگی نکلوالونگا۔

اسی اثناء میں اباجان کی وفات ہوگئی وفات پر حمید نے کچھ خرچ کیا۔ میں نے پوچھا کہ کتنا خرچ آیا ہے۔ حمید نے جواب دیا ۲۲۰۰/- روپے میں نے حمید کو بتایا کہ میں نے آج ہی بنک سے پتہ کیا تو اباجان کے اکاؤنٹ میں ابھی ۲۲۰۰/- روپے ہی ہیں چنانچہ میں نے ۲۲۰۰/- روپیہ نکلوا کر حمید کو دیئے۔ گویا آخر وقت تک اباجان کسی پر بوجھ نہ بنے۔

فرشتہ سیرت انسان

میں نے اکثر لوگوں کی زبان سے اباجان کے متعلق یہ سنا ہے کہ وہ فرشتہ سیرت انسان تھے جذبات میں کسی نے اباجان کی قبر پر نام والی عارضی تختی پر لکھ دیا "فرشتہ خدا چوہدری فضل احمد صاحب"۔ ۱ر فروری کو جب میں پہلی دفعہ اباجان کی قبر پر گیا میرے ہوتے ہوئے ایک اور جنازہ آیا۔ جس کے ساتھ بہت سے مخلص احباب بھی تھے۔ چونکہ فرشتہ خدا" کے الفاظ کچھ موزوں نہ تھے اس لیے ایک صاحب علم دوست کے اشارہ پر ایک لڑکے نے لفظ فرشتہ کو پین کی سیاہی سے مٹا دیا اگلے روز جب میں دوبارہ قبر پر گیا تو رات کو ہونے والی ہلکی سی بارش کی وجہ سے پین والی سیاہی ڈھل چکی تھی اور لفظ فرشتہ پھر صاف پڑھا جا رہا تھا۔ بہرکیف مکرم عطاء اللہ جہد صاحب اپنی نظم میں اباجان کے متعلق لکھتے ہیں ؎

"ایک فرشتہ انسان ہوگیا ہم سے جدا
وہ کہ جسکی نیک نامی پر ہیں شاہد باخدا"

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے پیارے اباجان کی مغفرت فرمائے، بلند درجات سے نوازے اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرتے ہوئے آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

بقیہ: خدا تعالیٰ کا لگایا ہوا پودا

لیے اگر کوئی مشکل درپیش ہو تو ہمیں دل نہیں ہارنا چاہیئے۔ کیونکہ جس کا کام ہے وہ اس کے طریق تکمیل کو بھی جانتا ہے ہمارا کام کوشش کو دیانتداری اور معرفت سے انتہا تک پہنچانا ہے۔

مجھے نماز اور دعا کی اہمیت کو بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ ہر احمدی اس سے بخوبی واقف ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں ہی اس کی مدد اور دنیا و آخرت میں ترقی اور کامیابی کے حصول کا واحد ذریعہ ہے۔

ہم جہاں بھی ہوں نمازوں کو ان کے مقررہ اوقات پر ادا کریں اور دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس پندرھویں صدی میں غلبۂ اسلام کا دن جلد لائے۔

اس مضمون کو مکمل کرنے سے قبل اپنے احمدی بہن بھائیوں سے اپنے شہر الی الی لالہ (اوجھی) اور اس کے مضافات میں بسنے والوں کے اطمینان و سکون ترقی و کامیابی اور خاص طور پر جماعت میں شامل ہونے کے لیے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ یہ شہر ہمارے پیارے بھائی شیخ امری عبیدی مرحوم (جو ہمارے سلسلہ کے مبلغ اور تنزانیہ کے وزیر انصاف تھے) کا مولود مسکن تھا۔ اس شہر کے مکینوں کے جماعت میں داخل ہونے سے ان کی روح کو خوشی ہوگی۔

بقیہ: استقبالیہ

حوالے سے تربیتی اور دینی امور سرانجام دینے چاہئیں۔

حضور ایدہ اللہ ٹھیک چھ بجے شام تشریف لائے۔ آمد کے بعد حضور نے جملہ مدعوئین کے ہمراہ چائے نوش فرمائی اور اس دوران باہر جانے والے مبلغین کے انتظامات کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ بعد ازاں چھ بج کر بیس منٹ پر تقریب کا باضابطہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نائب وکیل التبشیر تحریک جدید نے کی۔ بعد ازاں مکرم ظفر احمد صاحب سرور نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام

نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

ترنم سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد وکیل التبشیر تحریک جدید مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی نے مختصر طور پر تقریر کی انہوں نے حضور ایدہ اللہ کی آمد پر حضور کا شکریہ ادا کیا کہ حضور اپنی جملہ مصروفیات کے باوجود اس تقریب میں تشریف لائے۔ انہوں نے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ آنے والے مبلغین کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور جانے والے مبلغین کا حافظ و ناصر ہو اور اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا عہد وفا کامل وفاداری کے ساتھ نبھانے کی توفیق دے۔ کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائے اور سب مبلغین کو حضور ایدہ اللہ کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق دے۔ آمین۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے چھ بج کر ستائیس منٹ پر اپنے خطاب کا آغاز فرمایا جو چھ بج کر اڑتالیس منٹ تک جاری رہا۔ اس طرح سے حضور نے اکیس منٹ خطاب فرمایا۔

تشہد و تعوذ کے بعد حضور نے فرمایا

ایسے مواقع پر جو نصیحتیں کی جاتی ہیں اس کا یہ مقصد نہیں کہ نصیحتوں کی کوئی کمی ہے سلسلہ احمدیہ میں کثرت سے کارآمد نصائح موجود ہیں۔ قرآن کریم، احادیث نبویؐ، حضرت مسیح موعود، آپ کے خلفاء کے ارشادات موجود ہیں اس کے علاوہ جب سے حضرت مصلح موعود نے وقف زندگی کا باضابطہ نظام جاری کیا ہے واقفین کو حضور کے وقتاً فوقتاً ارشادات ملتے رہتے ہیں جو کافی و شافی ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے کوئی زائد بات سوچنے کی بھی گنجائش نہیں۔ اس لئے اس تقریب کا مقصد نصیحتوں میں اضافہ نہیں بلکہ بعض بھولی بسری یادوں کو تازہ کرنا ہے۔

حضور نے فرمایا جب ایک مبلغ باہر جاتا ہے تو دو قسم کے اندھیرے ہوتے ہیں جن کا اسے سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایک وہ اندھیرے جو وہ پیچھے چھوڑ کر جا رہا ہے۔ اس میں کئی قسم کے وسوسے ہوتے ہیں کہ اس کے پیچھے اس کے خاندان کا کیا بنے گا۔ پھر جہاں جانا ہوتا ہے وہاں بھی حالات کی ناواقفیت کا اندھیرا ہوتا ہے کہ نہ معلوم کس قسم کے لوگ ملیں۔ کیسے کیسے حالات پیش آئیں گے حضور نے فرمایا ہر دو قسم کے اندھیروں کا اوّل حل دعا ہے۔ اللہ کی طرف خاص گریہ و زاری اور توجہ سے دعا کرنا اندھیرے کو روشنی میں بدل دیتا ہے۔ مبلغین کو دعا کرتے رہنا چاہیئے حضور نے باہر جانے والے مبلغین کے یہاں رہ جانے والے بچوں کا ذکر فرمایا کہ ایک بڑی کمی یہ رہ جاتی ہے کہ جو بچے باپ کی نگرانی میں پرورش نہیں پاتے ان میں تربیت کا فقدان ہو جاتا ہے۔ ایک زندگی وقف کرنے والے کو یہ ضمانت ملنی چاہیئے کہ اس کی غیر حاضری میں اس کے بچوں کی صحیح تربیت ہوگی۔ یہ تحریک جدید کا فرض ہے کہ پوری طرح چوکس رہ کر نگرانی کرے۔ حضور نے فرمایا بچوں کی تربیت میں اگر خدانخواستہ کوئی کمی رہ جائے تو میں یہ زیادہ پسند کروں گا کہ یا تو مبلغ کو وقت سے پہلے واپس بلوا لیا جائے یا اس کے بچوں کو اس کے پاس بھیج دیا جائے۔

باہر جا کر مبلغ کو کیا کرنا چاہیئے۔ اس ضمن میں حضور نے فرمایا کہ نئے ملک میں جا کر ایک تو ذاتی اندھیرے کا احساس ہوتا ہے جس طرح دوپہر کو کوئی شخص باہر سے کمرے میں آئے تو اسے ماحول سے مانوس ہوئے بغیر تیز حرکت نہیں کرنی چاہیئے۔ ایسا کرے گا تو کسی چیز سے ٹھوکر کھائے گا۔

اسی طرح مبلغ کو باہر جا کر شروع میں فیصلے آہستہ آہستہ کرنے چاہییں۔ کرکٹ کے وہ کھلاڑی جو تیز سکور کرتے ہیں ان کو اوپنر کے طور پر نہیں بھیجا جاتا۔ اگر انہیں اوپنر کے طور پر بھیجا جائے تو وہ جاتے ہی آؤٹ ہو جائیں۔ سلسلے کے ہر مبلغ کو باہر جا کر اوپنر کے طور پر کام کرنا ہوتا ہے۔ اوپنر کا کام بال کو روکنا اور ہر بال کو تحمل سے کھیلنا ہوتا ہے۔ مبلغ کو جب نیا نیا باہر جا کر کوئی فیصلہ کرنا ہو اور اس کا ذہن مطمئن بھی ہو کہ یہ بات یوں ٹھیک ہے جب بھی اسے اور انتظار کرنا چاہیئے اور مزید دیکھنا چاہیئے اور اپنے فیصلے میں جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔

فائلوں کا مطالعہ کریں

حضور نے فرمایا سب سے بہتر تو یہ ہے کہ یہاں سے جانے سے پہلے فائلوں کا مطالعہ کر کے جائے تو بہت ساری روشنی اسے یہاں ہی سے مل جائے گی۔ حضور نے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے مجھ پر جو احسانات تھے ان میں سے ایک یہ تھا کہ جب مجھے ایک دفعہ وکیل التبشیر مقرر فرمایا تو پہلی ہدایت مجھے یہ دی کہ تمام فائلیں پڑھ لو اور پہلے پندرہ دن اس کے سوا کوئی کام نہ کرو۔ بڑا لمبا فائلوں کا انبار تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی اور دن رات ایک کر کے پندرہ دن کے اندر اندر میں نے سب فائلیں پڑھ لیں۔ اس کے نتیجے میں نہ دفتر کی محتاجی رہی نہ رپورٹوں کی۔ نہ شکوک کا معاملہ رہا نہ خطرہ کہ دفتر اپنے رجحانات اپنے افسر پر ٹھونس دے گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب تک میں اس دفتر میں رہا مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے صحیح فیصلوں کی توفیق دی۔ یہ لازمی نتیجہ تھا اس بات کا کہ اگر حالات سے واقفیت ہو تو صحیح فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ فائلیں پڑھ لینے سے مبلغوں کا تربیت کا بہت بڑا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

حضور نے فرمایا باہر جاتے ہی مبلغ کے گرد خاص دلچسپی لینے والوں کا ایک گروہ قائم ہو جائے گا جن میں سے بعض تو وہ ہوتے ہیں جو حقیقتاً اخلاص سے ہر مبلغ اور واقف زندگی سے محبت کرتے ہیں اور مرکز سے آنے والے کا خاص احترام کرتے ہیں اور یہ محبت ان کی فطرت کا لازمی حصہ ہے۔ کچھ وہ لوگ بھی ہوتے ہیں جو اس نیت سے قریب آتے ہیں کہ نئے مبلغ پر آتے ہی وہ حاوی ہو سکیں۔ شروع میں یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوتا ہے کہ کس کی نیت کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ کسی کو خاص نور بصیرت عطا ہوا ہو۔ اس لئے خاص طور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر دعا کرتے رہنا چاہیئے اور جلدی فیصلہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اور پھر اپنے فیصلوں میں ایک گروہ کو آگے اور دوسرے گروہ کو پیچھے دھکیلنے سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ بلکہ جو گروہ دور ہے اسے حکمت اور محبت سے قریب لائے اور جو قریب ہے اسے دور نہ جانے دے۔ مبلغ کا مقام ہر قسم کی پارٹی بازی سے بالا ہے۔ جہاں ایک فریق کو یہ احساس ہو جائے کہ مبلغ کی ہمدردیاں دوسرے فریق کے ساتھ ہیں وہاں مبلغ کام نہیں کر سکتا۔ حضور نے ایک اور اہم نکتے کی طرف متوجہ فرمایا کہ یہ ایک طبعی بات ہے کہ نیک لوگ ہمیشہ نیک لوگوں سے محبت کرتے ہیں اور فتنہ پردازوں میں ان کا دل نہیں لگتا لیکن مبلغ کا طرز عمل ذرا مختلف چاہیئے۔ حضور نے فرمایا میں فتنہ پردازوں سے محبت کرنے کی بات نہیں کر رہا۔ یہ تو فطرت کے خلاف ہے لیکن اگر دو فریق محبت میں برابر نہیں ہو سکتے تو انصاف میں تو برابر ہو سکتے ہیں۔ اس لئے محبت اور انصاف میں فرق کریں۔ انصاف کا دامن کسی بھی صورت میں ہاتھ سے نہ چھوٹے منافق کو بھی یہ یقین دلا دیں کہ اس کی جتنی بات صحیح تھی وہ مبلغ نے تسلیم کی ہے اور بے انصافی نہیں ہونے دی۔ اس طرز عمل سے رفتہ رفتہ مبلغ کا ایسا وقار قائم ہو جائے گا جس سے اسے قوت اور عظمت ملے گی۔ اور کچھ دیر کے بعد بیمار دلوں کو آہستہ آہستہ شفا حاصل ہونا شروع ہو جائے گی اور مبلغ محبت اور انصاف کو مدغم کر دے تو وہ طرح طرح کی مشکلات کا شکار ہو جاتا ہے۔ محبت کے تقاضے اسلامی قدروں کے مطابق ہونے چاہییں ذاتی قدروں کے مطابق نہیں۔

حقوق سے آگاہ کریں

حضور نے مبلغین کو ایک اور اہم نصیحت یہ فرمائی کہ باہر کے ممالک میں بہت سی جماعتیں اپنے حقوق نہیں جانتیں اور مبلغ نے ان کو بتائے بھی نہیں اور اس جماعت کے لوگ کسی معاملے میں محض اس وجہ سے اپنی بات مرکز سے نہ منوا سکے کہ انہیں طریق کار اور اپنے حقوق کا علم نہیں تھا اور بعض مبلغین نے اپنے بہتر علم سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں الٹا مجرم ثابت کر دیا کہ اس نے محفل میں کھڑے ہو کر امیر کے بارے میں ایسی ایسی باتیں کیں۔ اب مرکز کی آنکھ تو جماعتی روایات کو دیکھتی ہے اور اس کے مطابق فیصلہ کرتی ہے وہاں بات ہی اور ہوتی ہے اور مبلغ خوش ہوتا ہے کہ وہ کامیاب ہو گیا اور جماعت کا اتنا حصہ کاٹا گیا اور اس غلط فہمی کی وجہ سے جن معصوموں کو ٹھوکر لگتی ہے عین ممکن ہے کہ اللہ کی نظر میں ان کا مقام بلند ہو۔ مبلغ کو جماعت کے ٹکڑے کرنے نہیں بھیجا جاتا اس کا یہ فرض ہے کہ خواہ معاملہ اس کے خلاف ہی کیوں نہ ہو جس کا جو حق ہے وہ اسے بتائے کہ اس طریق پر عمل کرے اور جس طرح سے کہ سلسلے کا دستور ہے بتائے کہ میری معرفت خط لکھو اور اگر شک ہو تو ایک نقل براہ راست بھی بھجوائے، حقوق کا پوری طرح علم دیئے بغیر مبلغ کا فرض ادا نہیں ہوتا۔

مبلغ سپہ سالار ہوتا ہے

حضور ایدہ اللہ نے قیمتی نصائح کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے ایک نہایت اہم اور کارآمد بنیادی بات یہ ارشاد فرمائی کہ مبلغ کا منصب سپہ سالار کا ہے سپاہی کا نہیں۔ بہت سے مبلغین کو اپنے منصب سے ناواقفیت کی وجہ سے غلطی لگتی ہے۔ ایک کتنا ہی بڑا عالم کیوں نہ ہو وہ دن رات کام کرتا رہے اور محنت کی انتہا کر دے تو بھی سارا کام خود نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اگر ایک سپہ سالار تلوار لے کر خود فوج کے آگے آگے چل کر ہر مقابلہ خود لڑے تو یہ اس کی غلطی ہے۔ مبلغ کا منصب قلعہ فتح کرنے والے سپہ سالار کا منصب ہے اس مقام کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ عجز و انکساری کا یہ مطلب نہیں کہ اپنے فرائض سے غافل ہو جائے۔ اس منصب پر فخر نہ کرنا بھی عجز میں شامل ہے۔ اس لیے مبلغ جاتے ہی یہ جائزہ لے کہ کتنے احباب ہیں جو سپاہی بن چکے ہیں کتنے ہیں جو بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان کو تیار کرے اور سپاہیوں کی ایک فوج بنا دے اس حکمت سے جب کام کرے گا تو فوج در فوج سلسلہ میں داخل ہونے والوں کی تربیت کا بوجھ بھی براہ راست اس پر پڑنے کی بجائے ان سپاہیوں پر پڑے گا جن کے ذریعے سے وہ لوگ سلسلہ میں داخل ہوئے ہونگے۔ ان سپاہیوں کی تربیت کرنا، رجسٹنٹ کے ہیڈ کوارٹر کی تیاری کرنا یہ مبلغ کا کام ہے۔

حضور نے اس ضمن میں ایک اور بڑی اہم بات یہ بتائی کہ مبلغ کے مزاج کی بنیادی چھاپ اس کے زیر تربیت افراد پر پڑے گی۔ ان پر غلط چھاپ نہ ڈالیں۔ جو مرکز کی چھاپ ہے وہی ہر فرد پر لگنی چاہیئے۔ مبلغ کی اپنی ذات کا عکس نہیں ہونا چاہیئے۔ ورنہ یہ مشکل ہو جائے گی کہ ایک جگہ احمدیت کسی طرح کی ہو گی اور دوسرے علاقہ میں اور طرح کی۔ جن باتوں پر مرکز زور دیتا ہے ان پر آپ بھی زور دیں۔ جن باتوں پر مرکز زور نہیں دیتا ان پر آپ بھی زور نہ دیں۔ نیکی میں بھی توازن اور اعتدال قائم رکھیں۔ امام وقت سے آگے نکلنے کی کوشش نہ کریں۔ اس صورت میں یہ ہوگا کہ جب وہاں کے لوگ یہاں مرکز میں آئیں گے تو یہاں کچھ اور دیکھیں گے اس سے ان کو ٹھوکر لگنے کا خطرہ ہے۔

حضور نے فرمایا مبلغ کو یہ بھی دیکھنا ہے کہ اس کی ذاتی کمزوریاں جماعت میں شامل نہ ہو جائیں۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو مبلغ چندوں میں سست تھے ان کی قائم کردہ جماعتوں کی جماعتیں چندوں میں سست ہو گئیں۔ جو عبادتوں میں کمزور تھے ان کی جماعتیں بھی کمزور ہیں جس طرز اور طریق کی رہنمائی مرکز کرتا ہے اسی پر عامل رہیں۔ یہی تقویٰ کا اصل مقام ہے۔ اگر آپ کے دل میں یہ خیال آگیا کہ فلاں معاملے میں مرکز کی چھاپ درست نہیں ہے تو آپ اپنا بھی نقصان کریں گے اور مرکز کا بھی اور اس جماعت کا بھی۔

حضور نے آخر میں دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا کرے کہ اپنے فرائض کو سمجھیں اور بہتر رنگ میں ادا کریں اور ان سے کبھی غافل نہ ہوں۔

اس کے بعد حضور نے دعا کروائی اور اس طرح سے یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

نماز گناہوں سے بچنے کا آلہ ہے

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

" نماز بھی گناہوں سے بچنے کا ایک آلہ ہے نماز کی یہ صفت ہے کہ انسان کو گناہ اور بدکاری سے ہٹا دیتی ہے سو تم ویسی نماز کی تلاش کرو اور اپنی نماز کو ایسی بنانے کی کوشش کرو۔ نماز نعمتوں کی جان ہے اللہ تعالیٰ کے فیض اس نماز ہی کے ذریعہ سے آتے ہیں سو اس کو سنوار کر ادا کرو تا تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کے وارث بنو۔"

(ملفوظات حضرت اقدس جلد پنجم صفحہ ۱۲۶)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد)

حقیقی انصار بننے کا طریق

" حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے انصار کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

" حقیقی انصار بننے کا طریق یہ ہے کہ ہم مشکلات اور مصائب اور مخالفتوں سے بے پروا ہو کر دین کی خدمت کریں ..... اس ایثار کو اپنی زندگیوں میں قائم رکھتے چلے جانا ہمارا اولین فرض ہے تاکہ خدا تعالیٰ کی نصرت جسے ہم بارش کی طرح برستے دیکھ رہے ہیں ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے۔"

انصار بھائیوں کے خدمت دین کی خاطر تحریک جدید کا میدان کھلا ہے۔ ہر ممکن تعاون سے اس کے مالی جہاد کو مضبوط کریں اور یہ جذبہ نسل میں بھی پیدا کریں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

نماز تہجد کی تاکید

سیدنا حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

" ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں جو زیادہ نہیں دو رکعت ہی پڑھے۔ کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہر حال مل جائے گا اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو۔ اس وقت تک ایک شخص خواب راحت سے بیدار کب ہو سکتا ہے۔"

الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۲ء

(شعبہ تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

گمشدہ گھڑی

خاکسار کی ویسٹ اینڈ واچ گھڑی مسجد بلال میں نماز کے بعد رہ گئی ہے جن صاحب کو ملے خاکسار کو اطلاع دیں مشکور ہوں گا۔ (حافظ عارف اللہ محسن میڈیسن ربوہ)

بازیافتہ اشیاء

(۱) ایک عدد ہاتھ کی گھڑی چھوٹا سائز مسجد نصرت دارالرحمت وسطی کی وضو کی جگہ سے رمضان المبارک میں ملی ہے۔ (۲) ایک عدد سائیکل جس کے مڈگارڈ پر مقصود احمد۔ اظہر گوندل لکھا ہوا ہے رحمت بازار سے ملی ہے۔ کوئی مالک نہیں آیا۔

یہ اشیا جن احباب کی ہیں۔ وہ نشانی بتا کر بندہ سے حاصل کر لے۔

(مرزا عبدالسمیع صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ تعلیم القرآن

مجلس اطفال الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد نے یکم جولائی تا سات جولائی ہفتہ تعلیم القرآن منایا جس جس میں مجلس کے تمام حلقوں میں قرآن پڑھانے، ناظرہ و ترجمہ، درس قرآن مجید۔ تعلیمی کلاس، تربیتی اجلاس وقار عمل، اور خدمت خلق کے پروگرام ہوئے جو کہ خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہے۔ تربیتی اجلاسات میں اطفال نے قرآن کی خوبیاں فضیلت اور حضرت اقدس ..... کا قرآن پاک سے عشق کے موضوع پر تقاریر کیں اور حضرت اقدس ..... کا شیریں کلام پڑھا۔ (ناظم اطفال مجلس اطفال الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد)

حل شدہ پرچے واپس بھجوائیں

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ امتحان کے پرچہ جات مرکز کو واپس بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۰ جون گزر چکی ہے جن مجالس نے ابھی تک پرچے مرکز نہ بھجوائے ہوں وہ جلد از جلد پرچے مرکز کو بھجوا دیں۔

قائدین اضلاع کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع کی مجالس کا جائزہ لیں اور جن مجالس نے پرچے ابھی واپس نہ بھیجے ہوں۔ وہاں سے پرچے واپس بھجوانے کا انتظام فرما دیں۔

(نائب مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ مرکزیہ

امسال مرکزی سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ مرکزیہ اپنی مخصوص روایات کے ساتھ مرکز سلسلہ میں مورخہ ۵، ۶، ۷ نبوت ۱۳۶۱ ہش بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہو رہا ہے۔

سالانہ اجتماع میں تمام ناظمین۔ زعماء اعلیٰ اور زعماء انصاراللہ کی حاضری لازمی ہے ان کے علاوہ ہر مجلس کو اپنے ہر بیس ارکان پر ایک نمائندہ منتخب کر کے بھجوانے کا حق حاصل ہے۔ از راہ کرم اپنی مجلس کے نمائندوں کے نام دس اکتوبر ۱۹۸۲ء تک دفتر میں ضرور بھجوا دیں۔ اور ابھی سے اجتماع میں شمولیت کے لیے تیاری شروع کروا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

انصاراللہ اور تحریک جدید

سیدنا حضرت اقدس اپنی تصنیف منیف رسالہ "الوصیت" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے" (رسالہ الوصیت ص۷)

اس مقصد کی پیروی کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کا اجراء فرمایا تھا جس کی شاخیں اب چار دانگ عالم میں پھیل چکی ہیں اور اسلام کی فتح کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں مبارک ہیں وہ جو اس شاہراہ پر تیز سے تیز قدموں کے ساتھ بڑھتے چلے جائیں۔

زعماء انصاراللہ سے گذارش ہے کہ اس سلسلہ میں اپنی مساعی کو بیش از بیش تیز کر دیں اور اپنے اپنے حلقہ میں ہر فرد جماعت کو تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل فرما دیں۔ نیز زیادہ سے زیادہ معاونین خصوصی پیدا کرنے کی سعی فرما دیں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

ماہنامہ انصاراللہ ماہ وفا جولائی

ماہنامہ انصاراللہ بابت ماہ وفا جولائی جو صدر مجلس دلچسپ مضامین کے علاوہ قدرت ثانیہ کے تیسرے اور چوتھے مظاہر کی دیدہ زیب تصویروں کے مزین ہے مورخہ ۲۰ وفا جولائی کو سپرد ڈاک کر دیا گیا ہے خریدار حضرات مطلع رہیں۔ (مینیجر ماہنامہ انصاراللہ ربوہ)

سالانہ اجتماع لجنہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۵، ۱۶، ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو منعقد ہوگا۔ جس میں ہر مجلس جہاں پر لجنہ کی تنظیم قائم ہے اس کی نمائندگی لازمی ہے۔ کوئی ایک لجنہ بھی ایسی نہ ہو جو شریک نہ ہو اسکی ذمہ داری ہر ضلع کی لجنہ پر ڈالی جاتی ہے۔

جس ضلع کی طرف سے سب سے زیادہ نمائندگی ہوگی یعنی اس ضلع کی سب سے زیادہ مجالس کی شمولیت ہوگی اسے انعام دیا جائے گا۔ اسی طرح زائرات صدر مقامی سے تصدیق ساتھ لائیں۔ نمائندگان کو دو قسم کے ٹکٹ آ کر حاصل کرنا ہوں گے۔ ایک نمائندگی کا اور ایک داخلہ اجتماع کا۔ دوسرا ٹکٹ ہر شرکت کرنے والی کے لیے حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ تمام لجنات اس امر کو نوٹ کر لیں کہ مرکز ہر چندہ دھندہ لجنہ کو ۲۵ کی تعداد پر ایک کی نمائندگی دیگا۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مطالباتِ تحریکِ جدید

فرمودہ :- سیدنا حضرت مصلح موعود

۱۔ سادہ زندگی بسر کریں۔
۲۔ امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروائیں
۳۔ دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب تیار کریں۔
۴۔ تبلیغ ممالکِ بیرون میں حصہ لیں۔
۵۔ سکیم خاص تبلیغی میں مالی لحاظ سے حصہ لیں۔
۶۔ تبلیغی سروے میں حصہ لیں۔
۷۔ وقف رخصتِ موسمی میں حصہ لیں۔
۸ نوجوان خدمتِ دین کے لیے زندگیاں وقف کریں۔
۹۔ رخصت کے ایام خدمتِ دین کے لیے وقف کریں۔
۱۰۔ صاحب پوزیشن مختلف جلسوں میں لیکچر دیں۔
۱۱۔ کم از کم پچیس لاکھ کا ایک مستقل ریزرو فنڈ قائم کریں۔
۱۲۔ پنشنرز اصحاب اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لیے پیش کریں۔
۱۳۔ طلباء کو تعلیم و تربیت کے لیے مرکز سلسلہ میں بھیجیں۔
۱۴۔ صاحبِ حیثیت لوگ اپنے بچوں کے مستقبل کے بارے میں مشورہ طلب کریں۔
۱۵۔ بیکار دنیا میں نکل جائیں۔ خود کمائیں اور کھائیں اور تبلیغِ احمدیت بھی کرتے پھریں۔
۱۶۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔
۱۷۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کر لیں۔
۱۸۔ مرکز سلسلہ میں مکان بنوائیں۔ یہ دنیا نہیں بلکہ دین ہے۔
۱۹۔ مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لیے خاص طور پر دعائیں کریں۔
۲۰۔ تمدن اسلامی کا قیام کریں۔
۲۱۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔
۲۲۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔
۲۳۔ راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔
۲۴۔ احمدیہ دارالقضاء کا قیام کریں اور اس کے فیصلوں کی پابندی کریں۔
۲۵۔ اپنی اولاد کو دین کیلئے وقف کریں۔
۲۶۔ وقف جائداد و آمد میں حصہ لیں۔
۲۷۔ "حلف الفضول" کی قسم کا معاہدہ کریں کہ ہم امانت عدل و انصاف کو قائم کرینگے۔

(کتاب مطالبات تحریک جدید)

امید ہے جملہ احباب جماعت حضور کے ان مطالباتِ تحریک جدید کو پورا کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

وکیل الدیوان تحریکِ جدید۔ انجمن احمدیہ۔ ربوہ

الفضل کی اشاعت میں حصہ لیں۔ اخبار خود خرید کر پڑھیں اور دوسروں کو اخبار پڑھنے کی ترغیب دیں۔ یہ آپ سب کا فرض ہے۔ (ادارہ)

ماہنامہ خالد آپ کا اپنا ترجمان ہے اسکی توسیع اشاعت میں حصہ لیجئے
(مینیجر خالد)

حضور ایدہ اللہ کی مصروفیات

(۱۷ تا ۲۱ جولائی ۱۹۸۲ء)

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رمضان المبارک کے آخری ہفتے کے پانچ دنوں میں مورخہ ۱۷ جولائی سے ۲۱ جولائی ۱۹۸۲ء تک ۲۹۴۲ خطوط آئے۔ اور ان پانچ دنوں میں حضور ایدہ اللہ کی طرف سے کل ۲۷۲۳ خطوط کے جوابات دیئے گئے۔ اسکی تفصیل یوں ہے۔

آمد خطوط۔ اندرون و بیرون ملک	۲۷۹۰
دفاتر ربوہ	۱۵۲
روانگی۔ پرائیویٹ سیکرٹری کے دستخطوں سے	۱۷۳۶
حضور ایدہ اللہ کے دستخطوں سے	۵۷۳
تاریں۔ مبارکباد و دیگر اہم امور	۲۱
ربوہ کے دفاتر کو استفسارات و ہدایات	۴۲۹

ان پانچ دنوں میں حضور نے یکصد سے زائد احباب سے ملاقات کی ان میں سے کئی دوست اہل و عیال سمیت آئے تھے جبکہ احباب نے پہلے سے ملاقات کا وقت لے رکھا تھا

حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کرنیوالوں کی تعداد بعض اوقات بڑھ جاتی ہے چنانچہ حضور نماز ظہر اور بعض اوقات عصر کے دوران میں ملاقات کے لئے وقت دیتے رہے۔ حضور ایدہ اللہ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی اور خوشحالی سے رکھے اور آپ کے ہر فیصلہ کو اپنی غیر معمولی تائید و نصرت کا مظہر بنائے۔ آمین

درخواست دعا

میری بچی عزیزہ صائمہ نورین کئی روز سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ تیز بخار ہو جاتا ہے۔ بچی بڑی تکلیف میں ہے۔ احباب کرام سے بچی کی کامل شفایابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالماجد خوشنویس الفضل ربوہ)

کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں داخلہ لینے والے متوجہ ہوں

امسال کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں داخلہ حاصل کرنے والے طلبہ فوری طور پر ہم سے رابطہ قائم کریں۔ ہم آپ کے تعاون کے مشکور ہوں گے۔

۱۔ شیخ فہیم احمد انور ۸۵ مین ہاسٹل کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور۔

۲۔ خواجہ محمد یوسف ۲۷ نیو ہاسٹل کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور۔

ماہنامہ خالد تشحیذ الاذہان ربوہ

ماہ جولائی ـــــ اگست ـــــ ۱۹۸۲ء

خریداران و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں کہ ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان ماہ جولائی اگست ۱۹۸۲ء اکٹھا شائع ہو رہا ہے جو انشاء اللہ ماہ اگست ۱۹۸۲ء کے پہلے ہفتہ میں سپرد ڈاک کیا جائے گا۔ قارئین خالد و تشحیذ الاذہان دعاؤں سے ہماری مدد فرمائیں۔

(مینجر ماہنامہ خالد تشحیذ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آپ چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما چکے ہیں؟

ناظر بیت المال آمد

بقیہ: اخبار احمدیہ

اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

• الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے برادرم مکرم حبیب اللہ صاحب باجوہ مربی سلسلہ بھکر کو بتاریخ ۲۰/۶/۸۲ پہلا فرزند عطا فرمایا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "عظمت اللہ" تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے، نیک اور صالح بنائے اور جملہ متعلقین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین۔ (سیکرٹری حدیقۃ المبشرین)

خاکسار ایک ہفتہ سے بعارضہ یرقان بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ بارگاہ ایزدی میں دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے صحت کاملہ عطا فرمائے اور سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

(عبدالقیوم شاکر قائد مجلس خدام الاحمدیہ سانگھڑ سندھ)

• مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۸۲ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر عزیزم جمیل احمد صاحب طارق پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول لنگے کا نکاح بعوض بیس ہزار روپے حق مہر پر عزیزہ امۃ النصیر صاحبہ ایم ایس سی بنت مکرم چوہدری جلال الدین صاحب قمر دارالصدر غربی ربوہ سے محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ ایجاب و قبول کے بعد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے دعا فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہ شفقت دعا میں شمولیت فرمائی۔

مورخہ ۲۰ جولائی بروز منگل تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور ۲۱ جولائی بروز بدھ مغرب کے بعد دعوت ولیمہ ہوئی جس میں بہت سے احباب نے شرکت فرمائی۔ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے دعا کروائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

۲۴ جولائی حضور کی ملاقات کے بعد عزیز جمیل احمد طارق معہ اہلیہ سیرالیون روانہ ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ اور خدمت سلسلہ کی ہر آن توفیق عطا کرے۔

(احمد حسین کاتب الفضل ربوہ)

دعائے مغفرت

محترمہ زینب قدسیہ صاحبہ بنت حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی مرحوم ۲۵ جولائی ۸۲ء کو قریباً ساڑھے سات بجے شام بعمر قریباً ۶۹ سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ بہت نیک سیرت اور عبادت گذار تھیں۔ جماعتی چندوں میں بڑے شوق سے حصہ لیتیں۔ اس کے علاوہ بھی خوب صدقہ و خیرات کرتیں۔ بعض اوقات اپنے استعمال کے ضروری کپڑے بھی غرباء میں تقسیم کر دیتیں۔ نماز تہجد کے علاوہ دن کے اوقات میں بھی نوافل ادا کرتیں۔

قریباً ایک ماہ بیمار رہیں۔ گر جانے کی وجہ سے چوٹیں آئیں جس کی وجہ سے چلنا پھرنا دوبھر ہو گیا اور کچھ دن سے بخار بھی آ رہا تھا۔

۲۶ جولائی ۸۲ء کو نماز فجر کے بعد مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ضروری اعلان

کچھ عرصہ سے احباب کو اخبار الفضل کے بروقت نہ ملنے کی شکایت تھی اور روزانہ کافی تعداد میں پرچے پتہ کی چٹیں کٹی ہوئی صورت میں دفتر میں واپس آ رہے تھے۔ اس سلسلہ میں افسران بالا سے مل کر یہ شکایات ان کے نوٹس میں لائی گئی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ جن دوستوں کو پرچہ باقاعدگی سے مسلسل نہ ملنے کی شکایت ہو یا دو دو چار چار پرچے اکٹھے ملتے ہوں۔ یا پرچے کم ملتے ہوں وہ ازراہ کرم اپنی شکایات اپنے مکمل پتہ کی چٹ نمبر کے حوالہ کے ساتھ مختصر الفاظ میں دفتر ہذا میں ارسال فرما دیں۔ افسران بالا نے اس شکایت کو دور کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

(مینجر الفضل ربوہ)